خطبہ جمعہ برائے 28، جون 2019ء

اسلام کا منصفانہ نظام طلاق اور حکومت کا طلاق ثلاثہ بل

از: مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب

نوٹ: دوبارہ اقتدار میں آتے ہی مرکزی حکومت نے تین طلاق بل کو لوک سبھا میں پیش کر دیا، بل کے سلسلے میں مسلم تنظیموں اور اپوزیشن کے اعتراضات اور خدشات سے صرف نظر کرتے ہوئے حکومت اس بل کو راجیہ سبھا میں بھی پاس کرانے کے لیے کوشاں ہے، خدانخواستہ اگر یہ بل پاس ہوگیا اور اس نے قانونی شکل اختیار کرلی تو مسلمانوں کے لیے بہت ساری دشواریاں پیدا ہوں گی۔ اس لیے ضروری ہے کہ مسلمانوں کو اس بل کی حقیقت اور اس کے نقصانات سے واقف کرایا جائے اور اسلام کے نظام میں طلاق کی اہمیت اور افادیت ہی بیان کی جائے۔ اسی غرض سے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی سوشل میڈیا ڈیسک کی جانب سے ائمہ مساجد کی خدمت میں اسلام کا منصفانہ نظام طلاق اور حکومت کا طلاق ثلاثہ بل کے عنوان سے یہ خطبہ ارسال کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ وہ اسے اپنے خطاب کا حصہ بنائیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَفٰی وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنِ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ! قال اللہ تعالیٰ فِی الْقُرآنِ الْمَجِید وَ الْفُرْقَانِ الحَمِید اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیم، یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُو اتَّقُو اللّٰہَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّاقَدَّمَتْ لِغَدٍ وَ اتَّقُو اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ صدق اللّٰہُ الْعَظِیْم

شریعت نشانہ ہے

قابل احترام علمائے کرام اور آپ تمام لائق عزت بھائیو، دینی دوستو! اس وقت اس ملک میں جو صورتحال بنادی گئی ہے، وہ ہم سب کے لئے تشویشناک ہے، ایک وقت تھا جب مسلمانوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچایا جاتا تھا، بڑے پیمانے پر فسادات ہوتے تھے، جس میں جانوں کا بھی نقصان ہوتا تھا، اور مال کا بھی نقصان ہوتا تھا،، پھر ایک وقت ایسا آیا کہ جب ایک منظم سازش کے تحت پڑھے لکھے، تعلیم یافتہ نوجوانوں کے حوصلوں کو پست کرنے کے لئے مختلف جعلی کیسس میں ان کو پھنسایا گیا، جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈالا گیا اور اب براہ راست دین و شریعت پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ شریعت میں تبدیلی کی بات علی الاعلان کہی جا رہی ہے، مجبور کیا جا رہا ہے کہ شرعی احکامات سے مسلمان دستبردار ہو جائیں، طلاق کا مسئلہ پورے ملک میں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اٹھایا گیا، ایسا نہیں کہ لوگ نہیں جانتے کہ طلاق کی سب سے کم شرح مسلمانوں میں ہے، جو لوگ اقتدار میں ہیں ایسا نہیں کہ انہیں یہ حقیقت نہیں معلوم ہے کہ ٹی وی پر بیٹھ کر حلق پھاڑ پھاڑ کر غلط باتوں کے ذریعے حقائق کو بدلا نہیں جاسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ملک میں طلاق کی سب سے کم شرح مسلمانوں میں ہیں، سب سے زیادہ طلاق کی شرح ہندو بھائیوں کے یہاں ہیں، حالانکہ ان کے یہاں طلاق کا نظام ہم سے زیادہ مشکل ہے۔

زوجین میں جدائی کی تین صورتیں

ہمارے یہاں تو یہ ہوتا ہے کہ شوہر طلاق دے سکتا ہے، یہ ہوتا ہے کہ بیوی خلع لے سکتی ہیں، قاضی نکاح کو فسخ کرسکتا ہے۔ نکاح کے رشتے کے خاتمے کی تین شکلیں ہیں۔ پہلی شکل طلاق ہے، یعنی مرد کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ رشتہ نکاح کو ختم کردے، دوسری شکل خلع کی ہے، یعنی اگر بیوی علیحدہ ہونا چاہتی ہے تو وہ اپنے کچھ حقوق چھوڑ کر شوہر سے طلاق لے لے، اور تیسری شکل یہ ہے کہ قاضی کے ذریعہ نکاح فسخ کرایا جائے، صرف طلاق کی شکل نہیں ہے، خلع کی بھی شکل ہے، فسخ کی بھی شکل ہے۔ بہت سارے مسلمان یہ بھی نہیں جانتے کہ خلع کیا ہے، فسخ کیا ہے؟ حالانکہ ان چیزوں کا علم ہونا چاہئے۔

دینی مسائل سے ناواقفیت کا نقصان

افسوس کے ساتھ میں کہتا ہوں کہ مسلمانوں میں دین کا علم کم سے کم تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور فسخ اور خلع تو بہت بعد کی چیزیں ہیں، نماز روزے کے موٹے موٹے مسائل بھی مسلمانوں کو معلوم نہیں۔ افسوس کے ساتھ میں عرض کرتا ہوں، نماز کیسے درست ہوگی؟ نماز کن چیزوں سے ٹوٹ جائے گی؟ نماز کن وجوہات سے باطل ہو جائے گی؟ اکثر مسلمانوں کو اس کا علم بھی نہیں ہوتا، کتنے لوگ یہاں جمع ہیں، اگر یہ پوچھا جائے کہ بھائی بتاؤ تیمم کا اسلام میں کیا طریقہ ہے؟ تو کتنے لوگ ہیں جو بتا پائیں گے۔ فرض غسل کا طریقہ کیا ہے، شرعی غسل کا کیا طریقہ ہے؟ کتنے لوگ بتا پائیں گے؟ نہانا بالکل الگ چیز ہے، غسل شرعی بالکل الگ چیز ہے۔ صفائی کا تصور دیگر تہذیب اور دنیا کے دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے یہاں ہے، لیکن پاکی کا تصور سوائے اسلام کے کہیں نہیں، اس غسل شرعی اور پاکی حاصل کرنے کے طریقے کتنے لوگوں کو معلوم ہیں، کتنی عورتیں پاکی اور ناپاکی کے مسائل جانتی ہیں؟ کتنے شوہروں نے اپنی بیویوں کو یہ بتایا ہے کہ ناپاکی کس طرح ہوتی ہے، پاکی کس طرح حاصل کی جاتی ہے؟ یہ صورتحال بہت افسوس ناک ہے کہ بہت سے گھرانوں میں خواتین مسلسل ناپاکی کی حالت میں رہتی ہیں۔ اور کوئی فکر کرنے والا، کوئی بتانے والا نہیں، کوئی توجہ دینے والا نہیں، کم علمی کی وجہ سے بہت سارے مسائل پیدا ہو رہے ہیں، اور ناپاکی کی وجہ سے نحوستیں آ رہی ہیں۔

نئی نسل میں بڑھتا ہوا فکری ارتداد

جدید تعلیم یافتہ ایک بڑا طبقہ ایسا ہے جو علماء سے بالکل کٹ گیا ہے، اسکول اور کالجس میں پڑھنے والے لاکھوں لاکھ جوان بچے، بچیاں بالکل کٹ گئے ہیں، دینی معلومات سے، دینی علم سے، دینی علم رکھنے والے علماء سے۔ ہمیں محنت کرنا ہے اور انہیں قریب کرنا ہے، آج اسلامی قوانین کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے اور طلبہ کے ذہن میں شکوک وشبہات کے جراثیم پیدا کئے جارہے ہیں، نوجوان نسل اور نئی جنریشن کو فکری اور ذہنی طور پر مرتد کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، اور اس کے اثرات ظاہر ہورہے ہیں۔

انہوں نے مسلم پرسنل لابورڈ کے صدر حضرت مولانا رابع حسنی ندوی صاحب (اللہ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔) کو خط لکھا کہ نو مسجدیں اس ملک میں ایسی ہیں جو مندروں کو توڑ کر بنائی گئی ہیں، مسلم پرسنل لابورڈ کو چاہئے کہ وہ مسجدیں ہندوؤں کے حوالے کردے۔ اچھا اس پر ایک لطیفہ کا اور اضافہ کرلیجئے، کہ اس سے پہلے انہوں نے یہ بیان دیا تھا کہ مسلم پرسنل لابورڈ دہشت گرد تنظیم ہے، اور اب مسلم پرسنل لابورڈ کو خط لکھ رہے ہیں کہ آپ مسجدیں ہندوؤں کے حوالے کروایئے۔ ان کے

طلاق کی قسمیں

میں یہ عرض کررہا تھا کہ نکاح کے رشتے کو ختم کرنے کی تین شکلیں ہیں، ایک ہے طلاق، پھر طلاق کی بھی قسمیں ہیں، طلاق حسن ہے، طلاق احسن ہے، طلاق بدعت ہے، اس کی تفصیل بھی لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے۔ مسلمانوں کو تو طلاق دینے کا ڈھنگ بھی نہیں ہے، ہم سماج میں کام کرتے ہیں، کتنے نکاح ہم نے پڑھائے، کتنے نوجوان آتے ہیں، کوئی نوجوان آکر کبھی یہ نہیں کہتا کہ حضرت میرا نکاح ہونے والا ہے، نکاح کے بعد مجھے کیسے زندگی گزارنا ہے، نکاح کے بعد خوشگوار زندگی کیسے بنے گی۔ خدانخواستہ اگر نکاح کے بعد نبھ نہ سکے تو کیا کرنا ہوگا؟ کوئی نہیں پوچھتا۔ بلکہ نکاح کے موقع پر تقریر ہوتی ہے، وہی ایک موقع ہوتا ہے جس میں بیچارے دولہا میاں تقریر سنتے ہیں، اس میں بھی اگر مولانا ذرا لمبی تقریر کرنے لگ جائیں تو دولہا میاں دل ہی دل میں دعا کرنے لگتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کو صحیح سمجھ عطا فرمائے کیسی بے موقع تقریر فرمارہے ہیں، یہ کوئی وقت ہے تقریر کرنے کا؟

طلاق بدعت

طلاق کی ایک قسم طلاق بدعت ہے۔ طلاق بدعت کہتے ہیں ایک ساتھ ایک وقت میں تین طلاق دینا، بیک وقت تین طلاق دینے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے مگر یہ طریقہ صحیح نہیں ہے، یہ سنت کے مطابق نہیں ہے کہ آدمی اس طرح طلاق دے، طلاق تو ہوجائے گی لیکن گناہ ہوگا، اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ لاعلمی کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان جب طلاق دیتا ہے تو وہ یہ سمجھ کر طلاق دیتا ہے کہ تین ہی دوں گا تب ہی پڑے گی، تو وہ بیچارہ ایک ساتھ تین دے دیتا ہے اور طلاق دینے کے بعد پھر پریشان پھرتا ہے کہ اب میرے لئے کوئی راستہ نکالو! طلاق دینے کا شرعی طریقہ بھی سیکھنا چاہئے، طلاق اور فسخ اور خلع رشتہ نکاح کو ختم کرنے کے یہ تین راستے ہیں۔ تینوں کی معلومات ہمارے پاس ہونی چاہئے، تاکہ ہمیں معترضین کو جواب دینا بھی آسان ہو، جو لوگ کہتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو طلاق کا حق نہیں دیا ہے، اس کا بہت مسکت اور مضبوط جواب یہ ہے کہ اس میں بڑی مصلحتیں ہیں، اسلئے کہ عورتیں جذباتی ہوتی ہیں، عورتیں بہت جلد غصے میں آجاتی ہیں، عورتیں بہت جلد کسی انتہائی فیصلے تک پہنچ جاتی ہیں، اگر حق طلاق عورتوں کو دیا گیا ہوتا تو سو نکاح ہوتے تو ننانوے طلاق پر ہی ختم ہوجاتے، جہاں، کوئی بات ہوجاتی، بیوی غصے میں آجاتی اور فوراً کہتی طلاق، طلاق، طلاق، اب شوہر میاں باہر منہ لٹکائے ہوئے بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی دوست گزرتا اور پوچھتا کہ کیا ہوا؟ تو وہ کہتا کہ افسوس میری بیوی نے مجھے طلاق دے دی۔ یہاں تو مرد حق طلاق کا غلط استعمال کرنے لگے، اگر عورتوں کو بھی حق طلاق ہوتا تو کتنی بڑی مشکل ہوجاتی، یہ اسلام کی منصفانہ تعلیم ہے کہ اگر بیوی کو طلاق لینا ہے اور وہ شوہر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو اسلام نے دروازہ بند نہیں کیا، چاہے تو وہ اپنے کچھ حقوق چھوڑ کر شوہر سے طلاق لے لے، نہیں تو قاضی کے پاس چلی جائے اور وہاں نکاح کو فسخ کرنے کا دعویٰ دائر کرے۔ یہ اسلام کی متوازن، معتدل تعلیم ہے۔

تنگ آمد بہ جنگ آمد

جن کو یہ علم ہوگا، وہ معترضین کو جواب دے سکیں گے، وہ کہہ سکیں گے کہ آپ غلط بات کررہے ہیں کہ عورت اسلام میں مظلوم ہے، عورت کو پورا حق دیا گیا ہے۔ اسلام میں طلاق آسان رکھی گئی ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ نباہ نہ ہونے کی شکل میں شوہر بیوی کو مار ڈالے یا بیوی شوہر کو مار ڈالے۔ یہ سب واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ چولھا اچانک بھڑک اٹھتا ہے اور ہمیشہ بیوی ہی مرتی ہے۔ کبھی آپ نے نہیں سنا ہوگا کہ گیس کا سلنڈر پھٹ گیا اور شوہر کا انتقال پر ملال ہوگیا، ایسا نہیں ہوتا ہمیشہ عورت ہی مرتی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ بہت مرتبہ ایسی عورتوں کو جن سے جان چھڑانا مشکل ہوتا ہے، اور طلاق کا سسٹم ان کے یہاں بڑا مشکل ہے تو عورتوں کو اس طرح ختم کردیا جاتا ہے۔ اسلام میں طلاق کو آسان رکھا ہے تاکہ ہمارے یہاں گیس سلنڈر جلدی نہ پھٹیں، اور اسٹو نہ بھڑکیں، اور ہمارے یہاں الحمد للہ کوئی ایسی شکل نہیں ہے کہ نباہ نہیں ہورہا ہے تو شوہر بیوی کو مار ڈالے یا بیوی شوہر کو مار ڈالے یہاں تو آسان راستہ ہے کہ نہیں نباہ ہورہا ہے تو چلو راستہ الگ کرلیتے ہیں۔

وہ افسانہ جسے انجام تک لانا نہ ہو ممکن
اسے ایک خوبصورت موڑ دے کر چھوڑنا اچھا

جہاں رشتے انجام تک نہیں پہنچ پا رہے ہیں، راستے الگ کردئے جائیں، اور پھر دونوں کے لئے یہ راستہ بھی کھلا ہوا ہے کہ وہ نیا نکاح کرلیں اور اچھی زندگی گزاریں۔

اسلام میں مطلقہ کے حقوق کا تحفظ

مشکل ان کے یہاں ہے جن کے یہاں طلاق شدہ عورتوں کی بے عزتی کی جاتی ہے، مسئلہ ان کے یہاں ہے جن کے یہاں بیواؤں کو منحوس سمجھا جاتا ہے، مسئلہ ان کے یہاں ہے جن کے یہاں بیواؤں کے لئے آشرم کھلے ہوئے ہیں۔ ہمارے یہاں تو کسی بھی بیوہ کے لئے کوئی آشرم نہیں ہے، اس لئے کہ اسلام میں یہ تعلیم ہے کہ اگر کوئی بیوہ ہوگئی ہے تو وہ نیا نکاح کرسکتی ہے۔ اچھی زندگی گزار سکتی ہے نہیں تو وہ اپنے میکے کی طرف لوٹ سکتی ہے، وہاں زندگی گزار سکتی ہے، اولاد کے ساتھ رہ کر اچھی زندگی بسر کرسکتی ہے، اور اولاد کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنی ماں کے قدموں کے نیچے اپنی جنت سمجھو، اور اپنی ماں کی خدمت کو اپنے لئے فرض تصور کرو، ہمارے یہاں یہ نہیں ہے کہ ماں باپ کو بوجھ سمجھا جائے، ہمارے یہاں تو یہ ہے کہ اپنے بوجھ کو ہلکا کرنے کا ذریعہ اپنے ماں باپ کو سمجھو۔ یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے، آپ کے یہاں مشکل ہے کہ بیواؤں کے آشرم میں کھانا دے کر، پیسے دے کر بیواؤں کی عزت لوٹی جارہی ہیں۔ آپ کے یہاں مسئلہ ہے کہ طلاق پانیوالی عورت کو بری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ کے یہاں مسئلہ ہے کہ عورت کو بے سہارا چھوڑ دیا جاتا ہے، آپ کے یہاں مسئلہ ہے کہ شوہر کا ساتھ چھوٹ گیا، تو اس عورت پر جو نظر پڑے گی وہ ننگی اور بھوکی پڑے گی، ہمارے یہاں یہ نہیں، ہمیں ایسا نظام دیا گیا کہ عورتیں ہمارے یہاں محفوظ ہیں۔

اسلام حقوق نسواں کا محافظ

ہمارے صدر جمہوریہ یہ کہتے رہیں کہ مسلمان عورتیں قید اور ذلت سے دوچار ہیں، یہ بات کہنا دھوکہ دینا اور اسلام کو بدنام کرنا ہے کہ مسلمان عورتیں قید و غلامی سے دوچار ہیں، ہم مذمت کرتے ہیں اس بات کی، چاہے کہنے والا کوئی ہو اور کسی منصب کا ہو۔ لیکن ایسی بات جو غلط ہو علی الاعلان کہا جائے گا کہ وہ غلط ہے، اور حقائق کو مسخ کرنا ہے، اور اگر کہنے والے میں شرافت ہے تو اس کو اپنی بات واپس لینی چاہئے کہ یہ بات حقیقت کے خلاف میں نے کہہ دی تھی میں اپنی بات واپس لیتا ہوں۔

ہم صاف کہتے ہیں کہ ہماری بہنوں کو اگر کوئی قید اور ذلت سے دوچار ہونا پڑا تھا تو وہ جاہلیت کا دور تھا، جب حضرت ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو آپ نے ہر قید و ذلت کا خاتمہ کرکے انہیں پاکیزگی اور انسانیت کا مقام عطا فرمایا اور آزادی دی کہ جیسی چاہو زندگی گزارو لیکن شرعی حدود میں رہو۔ انہیں جینے کا حق دیا، دنیا نے تو عورتوں سے جینے کا حق چھین لیا تھا، عورتوں کو اگر جینے کا حق کسی نے دیا ہے تو ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ ہیں۔ آزادی سے اٹھ کر سماج اور معاشرے میں رہنے کا حق دیا ہے، وراثت میں حقدار بنایا، نکاح میں ان کی مرضی اور ان کی پسندیدگی کی بات رکھی کہ ان سے اجازت لی جائے، ان سے پوچھا جائے۔

اسلام نے عورتوں کو بااختیار بنایا

حضرت بریرہؓ باندی خاتون تھیں، مغیث ان کے شوہر تھے، اسلام میں یہ قانون ہے کہ جب کوئی خاتون باندی ہو، اور اس کا نکاح ہوچکا ہو، تو آزاد ہونے کے بعد اگر چاہے گی تو پہلے نکاح کو ختم کرسکتی ہے، بریرہؓ بھی باندی تھیں، مغیث بھی غلام تھے، پھر وہ آزاد ہوگئیں، حضرت مغیث کو ان سے بڑی محبت تھی، وہ بازاروں میں روتے پھرتے تھے اس لئے کہ ان کو یہ معلوم ہوچکا تھا کہ بریرہ نکاح کو توڑ دینا چاہتی ہے، کہیں اور نکاح کرنا چاہتی ہے، وہ پریشان تھے، کہ بیوی چلی جائے گی اس محبت کی وجہ سے روتے تھے، جو ان کے دل میں تھی، حضرت ﷺ سے صحابہ نے کہا کہ مغیث کی بڑی خراب حالت ہے وہ رو رہے ہیں، پریشان ہو رہے ہیں، حضرت نے بریرہؓ کو بلوایا اور کہا کہ بریرہ مغیث بہت پریشان ہیں، تمہاری جدائی کی وجہ سے رو رہے ہیں، بہت آنسو بہاتے ہیں، ان کی حالت دیکھ کر ترس آتا ہے، بہتر ہوگا اگر تم انہیں کے ساتھ زندگی گزارو، ان کے نکاح کو باقی رکھو۔ حضرت بریرہ نے پوچھا: اللہ کے پاک رسول! یہ آپ کا حکم ہے یا آپ مشورہ ہے؟ حضرت نے فرمایا حکم نہیں ہے، مشورہ ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس مشورے کو قبول نہیں کرتی۔ اسلام نے یہ آزادی دی ہے۔ حضرت ﷺ سے خاتون کہتی ہیں کہ آپ کے مشورے کو میں قبول نہیں کروں گی۔ اور حضرت ناراضگی کا اظہار نہیں فرما رہے ہیں اس لئے کہ اسلام نے آزادی دی ہے، آپؐ نے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا۔

طلاق مسئلہ نہیں مسائل کا حل ہے

طلاق کا جو معاملہ اس ملک میں اٹھایا گیا وہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اٹھایا گیا، تاکہ اسلامی شریعت کے احکامات پر پابندی لگانے کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ پورے ملک میں پہلے فضا بنائی گئی، الکٹرانک میڈیا کے ذریعہ، پرنٹ میڈیا کے ذریعے، اور ایسا ظاہر کیا گیا کہ بہت طلاق ہورہی ہے، بہت بڑا ظلم ہورہا ہے، واٹس ایپ سے طلاق دی جارہی ہے، موبائل سے طلاق دی جارہی ہے۔ اور بہت سنگین مسئلہ ہے، ایسا لگتا تھا جیسے کوئی بیرونی طاقت ان پر حملہ کرنے والی ہے، اتنا بڑا ایشو بنایا گیا، حالانکہ طلاق کی سب سے کم شرح مسلمانوں میں ہے، اور طلاق ہمارے لئے مسئلہ نہیں ہے بلکہ ہمارے لئے مسائل کا حل ہے، طلاق زحمت نہیں ہے، طلاق رحمت ہے۔ اگر یہ نظام نہ ہوتا تو کتنی پریشانی ہوتی، آپ دیکھ لیجئے ہمارے ہندو بھائیوں کے یہاں، جب تک ۱۹۵۴ء میں انہوں نے مسلمانوں کے

یہاں سے طلاق کا سسٹم نہیں لیا، اس وقت کتنی بری صورتحال تھی، طلاق کا نظام نہیں تھا، آج بھی طلاق کا نظام ان کے یہاں بہت مشکل ہے۔ ہمارے یہاں ہوتا یہ ہے کہ جب مرد وعورت نکاح کریں اور نباہ مشکل ہو جائے تو مرد طلاق دے دے گا یا عورت خلع لے لے گی، ان کے یہاں یہ ہے کہ نکاح کرتے ہیں میاں بیوی اور طلاق دیتے ہیں جج صاحب۔ پہلے ان کی عدالت میں جایئے اور بتایئے کہ ہم ساتھ نہیں رہ سکتے اور ہمیں طلاق چاہئے، پھر وہ غور فرمائیں گے، دونوں طرف کی بات سنیں گے، گواہوں کو بلائیں گے، پھر اگر جی میں آیا تو طلاق عنایت فرمائیں گے اور نہیں تو کہیں گے کہ ساتھ میں رہو۔ ایسے واقعات بھی اس ملک میں ہوئے ہیں کہ طلاق کا مقدمہ عدالت میں لے جایا گیا اور ۲۷ رسال کے بعد کورٹ سے طلاق ہوئی، اب بتائیں ۲۷ رسال کے بعد جب طلاق ہوئی ہوگی تو وہ آدمی دوسرا نکاح کرنے کی پوزیشن میں ہوگا؟ وہ بیچارہ کیا کرے گا؟ تو ان کے یہاں بہت مشکل ہونے کے باوجود طلاق بہت زیادہ ہوتی ہے۔ سسٹم اتنا مشکل ہے، اس کے باوجود طلاق زیادہ ہے۔ ہمارے یہاں نظام انتہائی آسان ہے اس کے باوجود طلاق ہمارے یہاں سب سے کم ہے۔ اور یہ علمائے کرام کی محنتوں کا نتیجہ ہے، مشائخ اور اللہ والوں کی محنتوں کا یہ نتیجہ ہے۔

بہت آسانی سے لوگ کہہ دیتے ہیں علماء کیا کر رہے ہیں؟ علماء جو کر رہے ہیں اس کا فائدہ آپ کو محسوس ہو یا نہ ہو، ان اسلام دشمن طاقتوں کو ضرور محسوس ہوتا ہے جو لوگ اس وقت اسلام کو نشانے پر رکھے ہوئے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ کہاں سے اس امت کو سرسبز وشاداب کرنے کے لئے پانی مل رہا ہے، اس لئے کوشش کی جارہی ہے کہ علماء کو بے وزن کر دیا جائے، اصلاح معاشرہ کے سلسلے میں علماء کی جانب سے کوششیں کی گئیں اور نتیجہ آیا کہ ہمارے یہاں طلاق کا نظام آسان ہے، پھر بھی شرح کم ہے، ان کے یہاں طلاق دینا مشکل ہے، پھر بھی شرح زیادہ ہے۔

معلقہ خواتین

ایک اور قسم بھی ہے جو ہمارے یہاں نہیں ہے، وہ قسم یہ ہے کہ جب نہیں نبھتی ہے، نہیں ساتھ رہ پاتے ہیں تو شوہر بیوی کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے، اس ملک میں، چھوڑی گئیں ہندو بہنیں بائیس لاکھ ہیں۔ جن کے شوہر ان کو چھوڑ کر چلے گئے، نہ ان کی طرف توجہ دیتے ہیں، نہ ان کو خرچ دیتے ہیں اور ان چھوڑ کر بھاگنے والوں کے سربراہ ہمارے ملک کے بڑے منصب دار ہیں، ایسے چھوڑ کر گئے کہ واپس ہی نہیں جارہے ہیں، کتنا ہی بلایا جارہا ہے، کتنے ہی خط لکھے جارہے ہیں، بیچارے کو چھٹی ہی نہیں، میں پوچھتا ہوں کہ بائیس لاکھ چھوڑی گئی عورتوں کا مسئلہ کوئی چھوٹا مسئلہ ہے، ملک میں؟ ہمارے یہاں چونکہ طلاق کا نظام ہے اس لئے الحمدللہ چھوڑی گئی خواتین آپ کو نہیں ملیں گی۔

ایک اعتراض کا جواب

بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا کی طلاق کے مسئلے کو عدالت میں لایا گیا، وہاں سے پورا زور صرف کر کے یہ فیصلہ کروایا گیا کہ ایک ساتھ دی جانے والی تین طلاق کالعدم ہے، یہ سپریم کورٹ کا بائیس اگست کا ججمنٹ ہے، اب ایک طرف شریعت کا یہ حکم ہے کہ اگر ایک ساتھ تین طلاق دی جائے گی ہو جائے گی اگر چہ کہ غلط ہے۔ اچھا اس پر بھی لوگوں کو بہت اعتراض ہے، یہ جو ٹی وی والی مخلوق ہے، جن کو حلق پھاڑ پھاڑ کر چلانے کی ڈیوٹی دی گئی ہے، وہ شور مچاتے ہیں کہ جب غلط ہے، گناہ ہے تو وہ کیسے ہوگی۔ یہ کیا بات ہے؟ عقلمندو! اس چیز کو سمجھو کہ کوئی چیز غلط ہو اور کوئی چیز گناہ ہو اور اس کا اثر ظاہر نہ ہو یہ قانون قدرت کے خلاف ہے، آپ سمجھئے کہ اگر کوئی شخص کسی آدمی کو غلطی سے گولی مار دے، گولی مارنا ایک تو جرم ہے، دوسرے وہ غلطی سے ماردی گئی، وہ یہ کہے کہ میں تو شکار کھیل رہا تھا، میں نے ہرن پر گولی چلائی، میں نے پرندے پر گولی چلائی اور وہ گولی کسی آدمی کو جا کر لگ گئی، یہ غلطی بھی ہے اور گولی چلانا جرم بھی ہے۔ لیکن کیا آپ اس آدمی سے یہ کہیں گے جس کو گولی لگی ہے کہ بھائی صاحب مرنا مت گولی غلطی سے لگ گئی۔ کیا وہ نہیں مرے گا؟ کیا گولی کا اثر ظاہر نہیں ہوگا؟ اتنی موٹی سی بات ہمارے ملک کے موٹی عقل رکھنے والوں کو سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔ چیخ رہے ہیں، یہ کیا بات ہے علماء کہتے ہیں غلط بھی ہے، گناہ بھی ہے اور پھر واقع بھی ہو جائے گی۔ اللہ کے بندو! غلط ہے، جرم ہے لیکن اس کا اثر ہوگا، اس لئے ہوگا کہ اس غلطی کرنے والے کو سزا ملے کہ تم نے اپنی محبت کرنے والی بیوی کو ایک جھٹکے میں تین طلاق دے کر جو رشتہ نکاح توڑا ہے تو اس کی سزا یہ ہے کہ ایسی باوفا بیوی کے ساتھ تمہیں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ سزا ہے۔ زوجین کے راستے الگ کر دیئے گئے۔ حد ہوگئی کہ سپریم کورٹ کے ججس نے بھی یہ بات کہی، عجیب بات ہے۔

طلاق ثلاثہ بل کی خامیاں

اب اگلی بات میں عرض کرتا ہوں کہ ایک طرف یہ کہا گیا اس بل میں کہ تین طلاق دی جائے گی نہیں ہوگی، غیر قانونی ہے، اور باطل ہے، اور پھر یہ کہا گیا کہ جو طلاق دے گا اس کو تین سال کی سزا ہوگی، اور جرمانہ ہوگا، ان سے کوئی پوچھے کہ او عقل کے دشمنو ذرا بتاؤ کہ آپ سیکشن ٹو میں لکھتے ہو کہ تین طلاق ایک ساتھ دی جائے گی نہیں ہوگی، پھر سیکشن تھری میں لکھتے ہو کہ طلاق دینے والے کو تین سال کی سزا ہوگی، اور جرمانہ دینا ہوگا، ذرا آپ بتاؤ تو سہی کہ جس چیز کو آپ جرم ہی نہیں مان رہے ہیں اس پر سزا کیسے دے رہے ہیں۔ اگر آپ یہ کہتے کہ تین طلاق دی جائے گی تو ہو جائے گی اور پھر ہم سزا دیں گے تو کچھ عقل میں بھی آتا، لیکن آپ تو یہ کہہ رہے ہیں

کہ طلاق دی جائے گی تو نہیں ہوگی اور نہیں ہوگی تب بھی سزا دی جائے گی اور جرمانہ بھی دینا ہوگا۔ پوری دنیا میں آپ گھوم جائیے، کہیں آپ کو عقل مندوں کی ایسی جماعت چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی۔ یہ افسوس کی بات ہے ہمارے ملک کیلئے کہ ایسے ایسے عقلمند یہاں پیدا ہوتے ہیں، یعنی یہ ہوگا کہ سڑک پر چلتے ہوئے کسی آدمی کو تھانیدار پکڑ کر حوالات میں ڈال دے، اور کہے کہ تم کو اب تین سال یہیں رہنا ہے، وہ ہاتھ جوڑے کہ سرکار مجھ سے کیا گناہ ہوگیا کہ میں تو اپنی بیوی کے لئے خوشی خوشی نیا جوڑا لے کر جارہا تھا اور آپ کو بھی میں کچھ ہدیہ پیش کرسکتا ہوں لیکن یہ تو بتا دیجئے کہ مجھ سے غلطی کیا ہوگئی، تو تھانیدار ڈانٹ کر کہے، کمبخت جرم پوچھتا ہے تو نے چوری نہیں کی اس لئے تجھ کو جیل ہوگئی۔ یہ عقلمندی ہے؟

طلاق ثلاثہ بل کے نقصانات

اچھا آپ بل لائے ہیں مسلم وومن پروٹیکشن بل، عورت کی حفاظت کے لئے۔ ٹھیک ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں طلاق دی جائے گی نہیں ہوگی، یعنی یہ عورت ہے اسی شوہر کی بیوی ہوگی جس کو آپ جیل میں ڈالیں گے، تین سال کے لئے۔ یہ عورت بغیر شوہر کے رہ گئی۔ آپ بتائیے کہ جس آدمی کو اس کی عورت کی شکایت پر جیل میں بھیجا گیا اس آدمی کے ماں باپ اس عورت کو اپنے گھر میں برداشت کریں گے؟ اس کو اپنے گھر میں رکھیں گے؟ نہیں رکھیں گے۔ اب بیچاری گھر سے بے گھر ہوگئی، میکے میں جائے گی پتہ نہیں اس کو رکھیں گے یا نہیں رکھیں گے، چلئے رکھ لیا۔ اب بیوی اور بچوں کا خرچ کون دے گا؟ پوچھئے سرکار سے کہ خرچ کون دے گا؟ تو سرکار والا تبار کا جواب ملے گا کہ خرچ! وہی تو دے گا جو جیل میں بیٹھا ہے، اسی کے ذمہ ہے بیوی اور بچوں کا خرچ۔ سبحان اللہ۔ اب جیل میں کون سا بینک کھلا ہے کہ اس کو لوٹ کر شوہر بیوی بچوں کا خرچ بھیجے گا۔ لوگ تو اپنی بیویوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں، چیف منسٹر بھی بن گئے تب بھی خرچ نہیں بھیجتے۔ اب کہہ رہے ہیں جو جیل میں چلا گیا ہے وہ جیل سے چیک بھیجا کرے، کیسی بے وقوفی ہے، اب آگے کی بات کہ تین سال کی جیل کے بعد اب وہ شوہر نامدار رہا ہو کر گھر کی طرف تشریف لا رہے ہیں، اب بتائیے کہ کیا جس بیوی نے اس کو جیل بھیجوایا تھا اس سے مصافحہ کرے گا، کیا وہ ایسی بیوی کو اپنے ساتھ رکھے گا؟ کوئی شوہر اپنی ایسی بیوی کو برداشت کرے گا جس نے اس کو تین سال تک جیل میں رکھا ہو؟ اس قانون کا نقد نقصان یہ ہوگا کہ مسلمان شوہر جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈالے جائیں گے اور مسلمان عورتیں سڑک پر آجائیں گی۔ یہ میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں۔ اور پہلے قانون یہ تھا کہ میاں بیوی کی شکایت پر ہی کارروائی کی جاتی تھی، اس قانون میں یہ لکھا گیا ہے کہ اب کوئی تھرڈ پرسن بھی شکایت کرے گا تب بھی کارروائی کی جائے گی۔ تیسرے آدمی کی شکایت پر بھی پولیس شوہر کو پکڑ کر لے جائے گی۔ یعنی کسی مقام پر کوئی آدمی تھا اس کے دماغ میں گرمی لگی، ذہن میں کیڑا کلبلانے لگا، اس نے فون اٹھا کر تھانے میں فون کر دیا کہ آپ کے علاقہ میں فلاں آدمی عبدالرحمن ہے اس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی ہے۔ پولیس آئے گی گرفتار کرکے لے جائے گی، آپ کہتے رہئے کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے، بیوی کہتی رہے کہ مجھ کو طلاق نہیں پڑی ہے، لیکن تھانیدار کہے گا کہ آپ ابھی تشریف لے چلئے، عدالت میں ثابت کیجئے گا کہ آپ نے طلاق نہیں دی ہے۔ یہ مطلب ہے۔ اور پھر مسلمانوں میں تو ماشاء اللہ ایسے ایسے لوگ موجود ہیں کہ جو اپنی دشمنی کی وجہ سے کسی کو کوئی بھی نقصان پہنچانے سے ذرہ برابر کتراتے نہیں ہیں۔ جھگڑا ہوگا آپ کا مسجد، دکان پر، اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ عبداللہ فون کرے گا کہ آپ جلدی آئیے فلاں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے۔ اب وہ فلاں جیل میں ہوگا اور وہ وہاں ثابت کرتا رہے کہ بھائی میں نے طلاق نہیں دی اس سے تو میرا بازار میں جھگڑا ہوا تھا، لوگوں کو تو بڑا اچھا ہتھیار مل جائے گا، اس کے علاوہ بہت سے نقصان ہیں اس مختصر وقت میں میں پوری تفصیل بیان نہیں کرسکتا۔

تجھ کو میری کیا پڑی ھے

طلاق ثلاثہ بل پر مسلم پرسنل لا بورڈ اپنا موقف واضح کر چکا ہے اور اس بل کی مخالفت میں پورے ملک میں دستخطی مہم بھی چلائی گئی اور خواتین کے احتجاجی مظاہرے بھی ہوئے، یہ خواتین کی ریلی، یہ خاموش احتجاج دراصل جواب تھا اس بات کا کہ حکومت جو کہہ رہی وہ غلط ہے، مسلم پرسنل لا بورڈ جو کہہ رہا ہے وہ صحیح ہے۔ آج کل ایمان کا خریدنا، انسانوں کو خریدنا کچھ مشکل نہیں ہے اور اس وقت خریدا بھی جارہا ہے اور ڈرایا بھی جارہا ہے، دونوں ہتھیار استعمال کئے جارہے ہیں، تو کچھ مشکل نہیں ہے کہ آپ کے ساتھ کچھ عورتیں ہوں لیکن یہ بات یاد رکھئے کہ دوسری طرف کئی کروڑ عورتیں ہیں جو کہہ رہی ہیں کہ ہمیں شریعت پر ہی جینا اور شریعت پر ہی مرنا ہے۔ اور سلام ہو ان بہنوں کو جنہوں نے پوری طاقت اور ہمت کے ساتھ اپنی بیداری کا ثبوت دیتے ہوئے دوٹوک الفاظ میں حکومت سے کہہ دیا ہے کہ آپ کو ہماری ہمدردی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ہم سے ہمدردی کے لئے اللہ اور اس کا رسول بہت کافی ہے۔

تجھ کو میری کیا پڑی ہے جا تو اپنی راہ لے
جو تری منزل ہے ناصح وہ مری منزل نہیں

اس وقت ضرورت ہے کہ آپ ملک کے مشکل حالات کے پیش نظر اپنے اندر کچھ تبدیلیاں پیدا کریں، سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ ہم اپنے اعمال کی اصلاح کریں، ہماری بدعملی کے نتیجے میں بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں، طلاق کے سلسلے میں بھی جو موقع انہیں ملا ہے کوئی شبہ نہیں کہ اس کے پیچھے ایک بہت بڑی سازش ہے لیکن کیا اس میں کچھ نادان مسلمان بھائیوں کا ہاتھ نہیں ہے؟ ان کی غلط کاری کا ہاتھ نہیں ہے؟ کیا غصے میں بلا وجہ دی جانے والی طلاق کی وجہ سے بعض مسلمان بہنیں

مصیبتوں سے دوچار نہیں ہوئی ہیں؟ یا نہیں ہورہی ہیں؟ جو غلطی ہے، اسے قبول کرنا چاہئے، ہمارے سماج میں جہاں جہاں خامیاں ہیں انہیں دور کرنا ہوگا، ہمیں اپنے اندر تبدیلی لانی ہوگی، اسی لئے میں نے شروع میں قرآن کی آیت پڑھی تھی کہ ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور آخرت کی فکر کرو، اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے آخرت کے لئے کیا توشہ تیار کیا ہے، اپنے اعمال کا جائزہ لیجئے، احتساب کیجئے، غور کیجئے کہ ہم کہاں کہاں غلطی کر رہے ہیں۔

اپنے اعمال کا جائزہ لیں

اللہ کے بندو! اپنے آپ کو بدلو، اپنے آپ کو تبدیل کرو، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ آواز لگا رہا ہے، اصلاح معاشرہ کے کاموں پر زور دے رہا ہے، اعلان کر رہا ہے کہ اصلاح معاشرہ کے کاموں کو منظم کیا جائے، پورے ملک میں پھیلایا جائے، ایک ایک مسلمان بھائی بہن تک اسلام کا پیغام، حیا کا پیغام پہنچایا جائے۔ مسلم پرسنل لا بورڈ علماء سے درخواست کر رہا ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں اصلاح معاشرہ کی منظم کمیٹیاں بنائیں، اصلاح معاشرہ کے کاموں کو پوری طاقت کے ساتھ آگے بڑھایا جائے، ایک ایک گھر تک، ایک ایک جوان تک، ایک ایک بوڑھے تک، ایک ایک بچے تک اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہنے کا پیغام پہنچایا جائے اور کوشش کی جائے کہ سب مل جل کر اس بات کا عزم کریں کہ ہمیں اس ملک میں اللہ کی شریعت پر قائم بھی رہنا ہے اور اپنے اعمال کی اصلاح کی بھی فکر کرنی ہے۔ آپ اس جلسے سے یہ پیغام لے کر جائیں کہ ایک طرف ہمیں حکومت اور سرکار کی طرف سے جو شریعت میں تبدیلی کی بات آرہی ہے، اس کا بھرپور طریقے سے جواب دینا ہے، اور صاف کہنا ہے کہ ہم شریعت میں کوئی تبدیلی برداشت نہیں کریں گے، اور دوسری طرف ہمیں اپنے اعمال کی فکر کرنی ہے۔ اپنی اصلاح کی فکر کرنی ہے۔ ایک ایک شخص کو اپنے اندر تبدیلی لانی ہے، اپنا احتساب کرنا ہے، نمازوں کی پابندی، اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش، اللہ کے آگے رونے کا اہتمام، اللہ والوں کی صحبت میں رہنے کی عادت، علماء سے رابطے کی مضبوطی، ان سب چیزوں کے ساتھ ہمیں اس ملک میں جینا ہے، رہنا ہے۔

اگر اب بھی نہ سنبھلے تو

یاد رکھئے گا کہ اللہ نے جتنی بصیرت دی ہے جو تھوڑا بہت علم دیا ہے اس کی روشنی میں میں عرض کرتا ہوں کہ اللہ نے اس ملک کے مسلمانوں کو مہلت دی ہے کہ ابھی بھی وقت ہے کہ وہ اپنے اعمال کی اصلاح کر لیں اور اس ملک میں مضبوط ہو جائیں ورنہ خدانخواستہ حالات میں تبدیلی ہو اور ایسا نہ ہو کہ ہم بھی ظلم اور مصائب کا شکار ہو جائیں ہم بھی ایسی مشکلات سے دوچار ہوں جن کا حل ہمارے پاس نہ ہو۔ وقت ہے میرے بھائیو، لوٹو اللہ کی طرف، اپنے اعمال کی اصلاح کی فکر کرو، اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ پر بھرپور اعتماد کے ساتھ اس کے فیصلوں کا خیر مقدم کرو اور پھر قرآن کی اس آیت کو اپنے ذہن میں تازہ کرو، کہ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور تم میں سے ہر شخص غور کرے کہ اس نے کل قیامت کے دن کی کیا تیاری کر رکھی ہے۔ آنے والا دن قریب ہے، جب زوال آئے گا، فنا طاری ہوگی، موت آئے گی، قیامت جب آنی ہوگی وہ آئے گی، لیکن ہر انسان کی قیامت اس کی موت ہے، ہر انسان کی قیامت اس کا فنا ہو جانا ہے، دنیا سے رخصت ہونا ہے، وہ وقت قریب آرہا ہے جب ہم بھی دنیا سے رخصت ہوں گے، جب کپڑے اتار کر کفن کی چادر اڑھائی جائے گی، جب دوسرے اپنے کاندھوں پر رکھ کر قبرستان لے جائیں گے، منوں مٹی کے نیچے دبائیں گے۔ اعلان ہوگا، فلاں ابن فلاں آج دنیا سے رخصت ہوگیا، سوچو کہ قبر کی تنہائی اور تاریکی کیلئے ہم نے کیا سامان سفر ساتھ لیا ہے؟؟ ہر شخص غور کرے۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اور کتنی خوبصورت بات کہی۔ مَنْ اَحَبَّ دُنْیَاہُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِہٖ وَمَنْ اَحَبَّ آخِرَتَہٗ اَضَرَّ بِدُنْیَاہُ فَاٰثِرُوْا مَا یَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی جو اپنی دنیا سے محبت کرے گا، دنیا کی رنگینیوں میں کھو جائے گا، آخرت کا نقصان کریگا۔ اور جو آخرت سے محبت کرے گا اس کا تھوڑا موڑا دنیا کا نقصان تو ہوگا مگر آخرت میں وہ کامیاب ہوگا۔ پھر حضرتؐ نے نصیحت فرمائی: جو باقی رہنے والی چیز ہے یعنی آخرت فنا ہو جانے والی چیز یعنی دنیا پر اسکو ترجیح دو۔ دنیا کے پیچھے نہ لگو، آخرت کو یاد رکھو، آخرت کو پیش نظر رکھو، اور اس آخرت کی تیاری کرو، اس آخرت کے لئے توشہ دنیا سے لے چلو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

ہر ہفتہ براہ راست خطبہ جمعہ حاصل کرنے اور اہم اصلاحی موضوعات اور بورڈ کی اہم شخصیات پر گرانقدر مضامین حاصل کرنے کے لئے اپنا نام اور پتہ درج نمبر پر بذریعہ وہاٹس ایپ ارسال کریں۔

+919834397200